بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یومیہ بذریعہ ڈاک ربوہ

ایڈیٹر
درویش دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳ جمادی الاول ۱۳۹۰ ہجری شمسی ۸ وفا ۱۳۴۹ ہش ۸ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۵۵

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۷ اعلان سے ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ قبل ازیں بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ۔ محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ سر اور تمام جسم میں شدید درد ہے۔ بھوک بالکل بند ہے۔ معدہ میں غذا جاتے ہی متلی شروع ہو جاتی ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کیلئے دعائے خاص کی تحریک

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت تاحال ناساز چل رہی ہے۔ گزشتہ کئی روز سے سر درد زیادہ ہو گئی ہے۔ گردن کے پٹھوں میں درد شروع ہو جاتی ہے۔ بے خوابی کی تکلیف میں بھی کوئی افاقہ نہیں۔

احباب جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی و کافی، قادر و قدیر اور مقتدر خدا اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ آپ پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

آمین اللھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ

اگر تم اللہ کی رضاجوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل و خوار نہیں رہو گے

"تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہؓ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اِس امر کو خوب یاد رکھو اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰ یا موسیٰ کا دعویٰ حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ مَیں مقامِ رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہی سب کو کرنا چاہیئے۔ یہ اس کا فضل اور محض فضل ہے کہ وہ اپنے انعامات سے حصہ دے اور اس کے حضور کوئی کمی اور اس کی ذات میں کوئی بخل نہیں۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک جو شخص ایسا گمان کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگر انبیاء و رسل کے انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا تو پھر دنیا میں آنے سے اس کا کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں اور راستبازوں کی ساری امیدوں کا خون ہو جاوے۔ اور وہ تو گویا زندہ ہی مر جاویں مگر نہیں ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کا دل اور اخلاص لے کر اس کے حضور آؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۴، ۸۵)

ڈاکٹروں اور ٹرینڈ استادوں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۶/۶/۷۰ میں ایسے ۳۰ ڈاکٹروں اور ۸۰ ٹرینڈ اساتذہ کا مطالبہ فرمایا ہے جو خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کا جذبہ لے کر ملکی قانون کی پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کریں تا انہیں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت نئے ہیلتھ سنٹرز اور نئے سکول کھولنے کے لئے مغربی افریقہ بھجوایا جا سکے۔

ہم جو مسیح محمدی کے غلاموں میں ہونے کا دم بھرتے ہیں ہمیں ہر آن دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد اور اشاعتِ اسلام کے مقصد کو سامنے رکھنا چاہیئے اور مرکزِ احمدیت سے جب بھی یہ آواز آئے کہ ہمیں آپ کی خدمات کی ضرورت ہے تو مخلص اور باوفا عاشق کی طرح اللہ کے دین کی خدمت کیلئے آگے بڑھنا چاہیئے۔

اِس وقت سرزمینِ بلالؓ آپ کی قربانیوں کی متقاضی ہے۔ تاریک براعظم کے مظلوموں کو آپکی امداد کی اشد ضرورت ہے۔ آیئے اپنی اوّلین فرصت میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی خدمات پیش کر کے اور مجاہدین کی فوج میں شامل ہو کر حسناتِ دارین کے وارث ہوں۔

(سیکرٹری لیپ فارورڈ پروگرام معرفت وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم خطاب

ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان پہلے اپنے نفس پر اسلامی احکام کو جاری کرنے کی کوشش کرے

اپنے آپ کو سچا اور حقیقی مسلمان بنائے بغیر کبھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی

۱۴ر جون ۱۹۴۸ء ساڑھے پانچ بجے شام جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعزاز میں ایک دعوتِ عصرانہ دی گئی تھی جس میں حضورؓ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

حضور نے فرمایا:۔
میں سمجھتا ہوں

سب سے پہلی چیز

جو مسلمانوں کے لئے یہاں بھی اور دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں نہایت ضروری ہے اور جس کے بغیر ہماری ساری کوششیں اور دعوے اور ادعا باطل ہو جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا مذہب اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ وہ ایک زندہ مذہب ہے جو قیامت تک قائم رہے گا۔ دنیا کے باقی مذاہب بھی بیشک اپنے سچے ہونے کے مدعی ہیں لیکن اسلام اور قرآن ایک ایسے مذہب کو پیش کرتا ہے جس کی تائید میں ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرتوں کا اظہار کیا کرتا ہے۔ پس ایک زندہ مذہب کا پیرو ہونے کے لحاظ سے ہمارے اپنے اندر بھی زندگی ہونی چاہیئے۔ آخر خدا تعالیٰ اپنی قدرتیں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اور پھر آپؐ کے تابعین کے ذریعہ سے دنیا کو دکھاتا رہا ہے یا نہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی تائیدات ایسے رنگ میں دکھاتا رہا ہے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی تھی کہ کیا کوئی ایسا سلسلہ بھی اس دنیا میں موجود ہے جس کی تائید کے سامان صرف مادی اسباب سے وابستہ نہیں بلکہ مادیات سے بالا ایک اور ہستی ان کی تائید کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دیا کرتی ہے وہی سلسلہ اس زمانہ میں بھی جاری ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ

ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہیگا

حزبِ الٰہی کے غلبہ کے اگر یہی معنی ہوں کہ ان کے پاس توپیں زیادہ ہوں گی تو وہ جیت جائیں گے یا آدمی زیادہ ہوں تو وہ جیت جائیں گے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں رہتی۔ ساری دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ جس کے پاس سامان زیادہ ہوتے ہیں وہ جیت جاتا ہے ایسی صورت میں حزبِ الٰہی میں شامل ہونے والوں کے لئے کوئی مابہ الامتیاز قائم نہیں رہتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا تو اسکے معنے یہ ہیں کہ خواہ ان کے پاس ظاہری سامان کم ہوں گے تب بھی وہ ہماری تائید سے جیت جائیں گے اور جب سامان کی کمی یا ذرائع کامیابی کے فقدان کے باوجود

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے

کہ اس کا حزب دشمن پر غالب آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ اس غلبہ کی ایسی ہی صورت ہوگی جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدر اور احد کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ مسلمانوں کی تائید کے لئے نازل کئے۔ کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کے ہاتھ ایسے مضبوط کر دئے کہ وہ زبردست طاقت اور زیادہ تعداد رکھنے والے دشمن پر غالب آگئے لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بھی اس قابل ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرے۔ پس سب سے پہلی چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر مسلمان کے اندر پائی جانی چاہیئے یہ ہے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں اپنی نگاہ آج سے تیرہ سو سال پیچھے لے جانی چاہیئے۔ اگر ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھ کر اور یہ اندازہ لگا کر کہ دنیا کی باقی قومیں کس طرح ترقی کر رہی ہیں خود بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اس امر کو نظر انداز کر دیں کہ

اللہ تعالیٰ کے احکام کیا ہیں

یا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا ہدایات دی ہیں تو یقیناً ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے دو وعدے کئے ہیں جو دوسری قوموں سے اس نے نہیں کئے۔ اور جب مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کے ایسے وعدے ہیں جو دوسری قوموں سے نہیں تو لازماً ہمیں ایسے حالات پیدا کرنے پڑیں گے جن میں دوسری قومیں ہم سے مشترک نہ رہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لائے تھے اس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کریں جس رنگ میں وہ ہمیں رنگین کرنا چاہتے تھے اس رنگ میں ہم رنگین ہو جائیں اور جو باتیں اسلام کے خلاف ہیں ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور اگر ہم محض دنیوی تدابیر سے کام لے کر یا اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ محنتی۔ زیادہ سے زیادہ ہنرمند اور زیادہ سے زیادہ ہوشیار بنا کر اپنے آپ کو

مغرب کا اچھا شاگرد

بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآنِ کریم کا یہ وعدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے اچھے شاگردوں کی مدد کرے گا قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ جب چلو گے تو یحببکم اللہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ پس الٰہی تائید اور نصرت اسی صورت میں آسکتی ہے جب مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

..... اس میں کوئی شبہ نہیں

اسلام کی بعض تعلیمیں

ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کو پسند نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی سچے مومن کے سامنے یہ دونوں پہلو رکھ دیئے جائیں تو وہ ان میں سے کس کو ترجیح دے گا۔ ایک طرف لوگوں کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے اور ایک طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ لازماً اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو خواہ لوگ ہم سے ناراض ہوں۔ خواہ وہ ہمیں اپنے نقطۂ نگاہ سے بد تہذیب قرار دیں ہمارا فرض ہوگا کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل کریں اور اس امر کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ ہمیں

کیا کہتے ہیں اور

میرا تجربہ یہ ہے

کہ اگر لوگوں کو بتا دیا جائے کہ یہ اسلام کا ایک حکم ہے جس پر ہم عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں تو سوائے ان کے جن کے دلوں میں تعصب بھرا ہؤا ہوتا ہے عموماً بڑے طبقہ کے لوگ بُرا نہیں مناتے بلکہ وہ اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

انگلستان کے سفر میں بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ جب بڑے طبقہ کے لوگوں کو اس بات کا علم ہو جاتا تھا کہ ہم عورتوں کی ہتک کے خیال سے نہیں بلکہ اسلامی حکم پر عمل کرنے کے لئے ان سے مصافحہ نہیں کرتے وہ قطعاً بُرا نہیں مناتے تھے بلکہ ہمارے اس فعل کی تعریف کرتے تھے۔ گو ایسا بھی تھا کہ بعض لوگ پھر بھی بُرا مناتے تھے۔ سر ٹامس آرنلڈ جو علی گڑھ میں فلاسفی کے پروفیسر رہے ہیں اور جو نیم مسلمان تھے انہوں نے تو اتنی مخالفت کی جس کی حد ہی نہیں۔ وہ لڑکوں کو کہیں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اسلام نے عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مَیں جب کسی مجلس میں جاتا اور وہ اس میں موجود ہوتے تو اُٹھ کر چلے جاتے اور کہتے کہ یہ عورتوں کی ہتک کرتے ہیں۔ ایک دفعہ

کچھ طالب علم آئے

اور انہوں نے کہا اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ اسلام میں عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ مَیں نے کہا کتابیں تو ہم اپنے ساتھ نہیں لائے مگر یہاں لائبریری موجود ہے اور اس میں ایسے حوالے دیکھے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے بخاری منگوائی اور اس میں سے حوالہ نکال کر بتایا کہ یہ حدیث موجود ہے جس میں وضاحتاً ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت سے مصافحہ نہیں کیا۔ مگر اس کے باوجود ان کی مخالفت قائم رہی۔ حالانکہ اس وقت میرے ساتھ جو سیکرٹری تھے اور جو مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کے بڑے بھائی تھے ان کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے اتنی بیوی نے انہیں بیٹوں کی طرح پالا ہؤا تھا۔ اور چونکہ وہ انہیں بچوں کی طرح سمجھتی تھی اس لئے جب یہ گئے تو وہ ان کے ساتھ چمٹ گئی اور کہنے لگی کہ تم تو میرے بچے ہو مگر باوجود اس کے کہ ایسے سیکرٹری میرے ساتھ تھے جن کے ان کے ساتھ بہت گہرے تعلقات تھے پھر بھی جب مَیں کسی مجلس میں جاتا تو وہ اُٹھ کر بھاگ جاتے۔

غرض ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم اور اسلامی قانون اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کریں اس کے بغیر ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آجکل عام طور پر لوگوں میں یہ چرچا پایا جاتا ہے کہ

پاکستان میں اسلامی آئین

نافذ ہونا چاہیئے مگر میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ اسلامی آئین کے نفاذ سے ان کی کیا مراد ہے۔ اصل سوال جو ہر فرد کے لئے قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی آئین میرے لئے ہے یا نہیں۔ جب اسلامی آئین ہر مسلمان کے لئے ہے تو مسلمان افراد اسلامی آئین پر خود عمل کیوں نہیں کرتے۔ کیا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے کہ نماز نہ پڑھو۔ یا پاکستان میں

کوئی ایسا قانون ہے

کہ شریعتِ اسلامیہ کے احکام پر عمل نہ کرو۔ جب نہیں تو مسلمان اگر سچے دل سے اسلامی آئین کے نفاذ کے خواہشمند ہیں تو وہ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے، وہ اسلامی احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان نے ایسے قانون نہیں بنائے جن کی وجہ سے ہر شخص کو نماز پڑھنے پر مجبور کیا جا سکے۔ مگر

سوال یہ ہے

کہ اگر پاکستان نے کوئی ایسا قانون نہیں بنایا تو کیا پاکستان کا کوئی قانون شراب پینے پر مجبور کرتا ہے یا ناچنے گانے پر مجبور کرتا ہے۔ یا کوئی قانون یہ کہتا ہے کہ تم نماز نہ پڑھو۔ اگر تم مسجد میں گئے تو تمہیں چھ ماہ قید کی سزا دی جائے گی جب پاکستان میں اس قسم کا بھی کوئی قانون نہیں تو اگر ہم

واقعہ میں سچے مسلمان

ہیں تو ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قانونوں پر کیوں عمل نہیں کرتے اور کیوں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پاکستان ان امور کے متعلق کوئی قانون نافذ کرے۔ کیا پاکستان کا قانون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون سے زیادہ مؤثر ہوگا یا پاکستان کا قانون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون سے زیادہ اہمیت رکھنے والا ہوگا۔

ایک روحانی قانون

ہمارے پاس موجود ہے اور اس قانون پر عمل ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون پر عمل کرتے ہوئے آج سارے مسلمان نمازیں پڑھنے لگ جائیں گے۔ ساری ویران مساجد آباد ہو جائیں تو کونسی گورنمنٹ انہیں اس سے روک سکتی ہے یقیناً اگر وہ ایسا کریں تو اسلامی آئین خود بخود نافذ ہو جائے گا اور اس کے لئے کسی اور قانون کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ مَیں مانتا ہوں کہ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو حکومت کے اختیار میں ہیں ہمارے اختیار میں نہیں اور ان کے متعلق پاکستان کی آئین ساز اسمبلی ہی کوئی قدم اُٹھا سکتی ہے عوام کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی طرف سے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا جاتا۔ اس بارہ میں جہاں تک مَیں نے غور کیا ہے

میری رائے یہی ہے

کہ وزراء اور ذمہ دار لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا مطالبہ کرنے والے خود سنجیدہ نہیں اگر سنجیدہ ہوتے تو اپنے گھروں میں اسلامی آئین کے ان حصوں پر کیوں عمل نہ کرتے جو افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جب وہ خود عمل نہیں کرتے تو معلوم ہؤا کہ ان کا یہ مطالبہ کہ حکومت ملک میں اسلامی آئین کو کیوں جاری نہیں کرتی اپنے اندر کوئی حقیقی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر وزراء اور لیڈر یہ سمجھ لیں کہ پاکستان کا ہر مسلمان سچا مسلمان ہے اور وہ اسلام کے خلاف کسی کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا خواہ وہ اس کا افسر ہو یا ماتحت۔ باپ ہو یا بیٹا تو پاکستان کا آئین فوراً اسلامی سانچے میں ڈھل جائے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنے آپ کو اسلامی رنگ میں رنگین کر لیں۔ آخر حکومت کسی چیز کے زور پر چلتی ہے۔ حکومت فوج کی طاقت پر چلتی ہے۔ اگر

ہر فوجی سچا مسلمان ہو

اگر ہر فوجی اسلام کے لئے اپنے دل میں سچی غیرت رکھتا ہو۔ اگر حکومت کو یقین ہو کہ اسلام کے خلاف کوئی بات کہی گئی تو ساری فوج میں بغاوت ہو جائے گی تو کونسی حکومت ہے جو اسلامی آئین کا نفاذ نہ کرے۔ اسی طرح حکومت اگر چلتی ہے تو پولیس کی طاقت پر۔ اگر پولیس کا ہر فرد سچا مسلمان ہو۔ اگر پولیس کا ہر فرد اپنے دل میں اسلام کے لئے سچی غیرت رکھتا ہو۔ اور اگر حکومت کو یقین ہو کہ اسلام کے خلاف کوئی بات بھی پولیس برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی ایسی بات کی گئی تو ساری پولیس میں بغاوت ہو جائیگی تو کونسی حکومت یہ طاقت رکھتی ہے کہ وہ اسلامی آئین کو نافذ نہ کرے۔ اسی طرح جس قدر محکمے ہیں۔ سول کے محکمے لے لو یا ملٹری کے اگر ان تمام محکموں میں کام کرنے والے سچے مسلمان ہوں تو ممکن ہی نہیں کہ ان کے متفقہ مطالبہ کے سامنے کوئی حکومت ٹھہر سکے کیونکہ وہ جانتی ہوگی کہ ان کے مقابلہ کی اس میں طاقت نہیں۔ فرض کرو پاکستان ایک فرد ہوتا اور ایک وزیر ہوتا گویا صرف دو وجود ہوتے تو کیا پاکستان کا وزیر اپنے اکلوتے بیٹے کو مارنے کی جرأت کر سکتا تھا۔ ایک بیٹے سے جو محبت ہوتی ہے اس سے

ہزاروں گنا زیادہ محبت

انسان کو اپنے مذہب سے ہوتی ہے اور جب اسے معلوم ہو کہ اس کا ایک ہی بیٹا اس سے وہ چیز مانگ رہا ہے جس سے زیادہ قیمتی چیز دنیا میں اور کوئی نہیں تو کونسا انسان ہے جو یہ خیال بھی اپنے دل میں لا سکے کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو وہ چیز نہیں دے گا۔ یا اسی رنگ کی

ایک اور مثال لے لو

فرعون جس نے موسیٰؑ کے وقت میں بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو ذبح کر ڈالا تھا اسنے یہ فعل کس لئے کیا اسی لئے کہ فرعون جانتا تھا کہ اس کی حکومت کے ذمہ دار افراد اس فعل کو ناپسند نہیں کرتے۔ اگر یہی فیصلہ آج دنیا کی کوئی حکومت کرے اور وہ فیصلہ کر دے کہ سب بچوں کو مار دیا جائے تو کیا وہ حکومت ایک دن بھی قائم رہ سکتی ہے جس دن وہ اپنی اس سکیم کا اعلان کرے گی اسی دن لوگوں کی بغاوت اسے توڑ کر رکھ دے گی کیونکہ وہاں یہ سوال ہی نہیں ہوگا کہ پچاس فیصدی لوگ حکومت کے خلاف ہیں یا اسی فیصدی بلکہ ساری کی ساری پبلک اس کے خلاف ہوگی اور وہ پبلک کے زور کے مقابلہ میں ایک دن کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکے گی۔ اسی طرح اگر پبلک سچے طور پر مسلمان ہو تو اس کے

فطرتی جذبات کا بہاؤ

اور ان کا متفقہ مطالبہ خود اپنے اندر اتنی طاقت رکھتا ہوگا کہ حکومت ان کے سامنے اپنے ہتھیار پھینکنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ آخر انسان جانور سے تو زیادہ

عقل رکھتا ہے۔ جانوروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ دو کتے آپس میں لڑنے لگتے ہیں تو پہلے وہ ایک دوسرے کے سامنے آتے اور تھوڑی دیر تک غوں غوں کرتے رہتے ہیں پھر ان میں سے ایک کتا اپنی دُم نیچی کر کے چلا جاتا ہے کیونکہ وہ محسوس کر لیتا ہے کہ دوسرا کتا مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اگر کتے میں یہ حس پائی جاتی ہے کہ وہ زیادہ طاقتور کتے کے سامنے اپنی دُم جھکا دیتا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک حکومت سنجیدگی سے یہ سمجھ کر کہ تمام لوگ متفقہ طور پر اس سے ایک مطالبہ منوانے پر تلے ہوئے ہیں اور پھر بھی وہ ان کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ ایسی صورت میں حکومت ایک دن تو کیا ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چل سکتی۔ افسر چپڑاسی کو حکم دیتا ہے کہ فلاں کام کرو اس پر وہ فوراً شور مچا دیتا ہے کہ میں اس حکم کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تم اسلام پر عمل نہیں کرتے۔ مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو وہ اس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور کہتی ہے میں تم سے نہیں بول سکتی کیونکہ تم سچے مسلمان نہیں۔ اگر ہر گھر اور ہر محکمہ میں اس طرح ہونے لگے تو بتاؤ کسی حکومت کی کیا طاقت رہ جاتی ہے۔ پس

ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو محض آئین اسلام کے نفاذ کا شور مچانا بالکل بے فائدہ ہے۔ مثلاً اگر ہم اپنے دل میں یہ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں تو نماز کے متعلق اگر کوئی قانون بھی بن جائے تو ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس لئے نہیں کہ وہ نماز کا قائل نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ غفور و رحیم ہے اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو وہ ہمیں بخش دے گا۔ آخر اس نے گنہگاروں کو ہی بخشنا ہے اگر گناہ کرنے والے نہ ہوں تو وہ بخشے گا کن کو؟ یہ جواب غلط ہے یا صحیح اس کے متعلق بحث نہیں بہرحال یہ ایک جواب ہے جو انہوں نے سوچا ہوا ہے لیکن

ایک طبقہ ایسا بھی ہے

جو سمجھتا ہے کہ یہ احکام پرانے زمانہ میں محض عربوں کی اصلاح کے لئے دئے گئے تھے عرب لوگ بالکل وحشی تھے اور وہ سخت غلیظ رہتے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دے دیا کہ تم اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف رکھا کرو۔ اسی طرح ان میں کوئی تنظیم نہیں تھی وہ بالکل پراگندہ حالت میں تھے اسلام نے ان کو حکم دے دیا کہ وہ پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو جایا کریں اس طرح گو بظاہر نماز کا حکم دیا گیا مگر دراصل یہ غرض تھی کہ وہ خدا تعالےٰ کے ڈر کے مارے جب مسجد میں آئیں گے اور انہیں قوم اور ملک کے حالات بتائے جائیں گے تو ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو جائیگی اور وہ دنیا پر غالب آنے کی کوشش کریں گے۔

مجھے یاد ہے

میں بچہ تھا کہ میں نے ایک اخبار میں ایک دفعہ اس کے متعلق ایک مضمون پڑھا ایک صاحب جو مسلمانوں کے مبلغ سمجھے جاتے تھے اور جاپان اور امریکہ میں تبلیغ کر کے آئے تھے انہوں نے واپس آنے پر علی گڑھ میں ایک لیکچر دیا جو اخبار میں شائع ہوا اور میں نے بھی پڑھا۔ اس لیکچر میں انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور پانچ وقت مسجد میں باجماعت ادا ہونی چاہیئے دراصل ایسا کہنے والے حقیقت پر کبھی غور نہیں کرتے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے

پرانے زمانے کے لحاظ سے اس کے احکام اَور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اس کے احکام اَور رنگ رکھتے ہیں۔ بے شک احکام وہی رہیں گے مگر حالات کے لحاظ سے ان کی ہیئت بدلتی چلی جائے گی۔ عرب لوگ جاہل تھے وہ ننگے رہتے تھے کپڑے ان کے پاس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کو سجدہ اور رکوع کا حکم دے دیا گیا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اگر سجدہ کیا جائے یا رکوع کے لئے جھکا جائے تو پتلونوں کی کریزیں بالکل خراب ہو جائیں۔ اس زمانہ میں اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ یقیناً اس حکم میں ترمیم کرتے اور یقیناً وہ یہی کہتے کہ بنچ پر بیٹھے بیٹھے اگر سر جھکا لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے۔ رکوع اور سجدہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح روزہ ہے۔ یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بہت کھا جاتے ہیں۔ عرب لوگ وحشی تھے اور وہ اپنے معدہ کا خیال نہیں رکھتے تھے اس لئے اسلام نے انہیں روزوں کا حکم دے دیا مگر اب

تہذیب کا دَور دورہ ہے

اب لوگ اپنے پیٹ کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اب اگر صبح شام صرف ناشتہ کر لیا جائے اور کیک بسکٹ کھائے جائیں لیکن دن بھر کچھ نہ کھایا جائے تو روزہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ غرض مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان عبادات کے متعلق دل سے یہ کہتے ہیں کہ یہ آؤٹ آف ڈیٹ ہیں موجودہ زمانہ میں انکی ضرورت نہیں۔ ایسا آدمی جو دل سے اسلامی احکام کی قدر و منزلت کا قائل نہیں اگر اس کے لئے یہ قانون بنا دیا جائے کہ نماز پڑھو تو وہ بے شک لوگوں کے دکھاوے کے لئے نماز تو پڑھ لے گا مگر دل میں یہی کہتا جا رہا ہوگا کہ خدا ان لوگوں کا بیڑا غرق کرے جو اس قسم کا قانون بنانے والے ہیں۔ آپ لوگ الحمد للہ کہہ رہے ہوں گے اور وہ اپنے آپ پر بھی اور اس قسم کا قانون بنانے والے پر بھی لعنتیں ڈال رہا ہوگا پس بے شک ظاہر میں وہ نماز پڑھ لے گا مگر اس کی نماز حقیقتاً نہیں ہوگی کیونکہ اصل نماز دل کی نماز ہے۔ جہاں میں اس شخص کا مخالف ہوں جو کہتا ہے کہ نماز تو دل کی ہی نماز ہے ظاہری حرکات کی کیا ضرورت ہے وہاں میں اس شخص کا بھی مخالف ہوں جو صرف ظاہر میں نماز پڑھ لینا کافی سمجھتا ہے دل کے اخلاص اور دل کے سوز اور دل کی محبت کا وہ قائل نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ

نماز ظاہر کی بھی ہے اور دل کی بھی اور ان دونوں چیزوں کا مجموعہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے اگر ہم دل میں خدا خدا کرتے ہیں مگر ظاہر میں نماز نہیں پڑھتے تو ہمارا دل سے خدا خدا کہنا محض دھوکہ اور فریب ہوگا کیونکہ محبوب کی بات مانا کرتے ہیں یا اس کی بات کا انکار کیا کرتے ہیں؟

عجیب بات یہ ہے

کہ ایک طرف تو ہم خدا تعالےٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی محبت کا کوئی ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس نے کہا ہے سجدہ کرو مگر ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار بھی نہیں ہوتے یا ظاہر میں تو نماز پڑھی جائے مگر دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو تو یہ بھی کوئی نماز نہیں ہوگی بلکہ محض ایک ورزش کہلائے گی۔ جیسے ورزش سے سپاہی کا جسم مضبوط ہوتا ہے اسی طرح نماز سے اس کا جسم تو مضبوط ہوگا مگر اس کے دل میں نورِ ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ چند ماہ کی بات ہے میں سندھ گیا تو وہاں ایک ہندو مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ وہ وہاں سے بھاگا نہیں تھا کیونکہ اسکے مسلمانوں سے تعلقات تھے میں نے اس سے کہا کہ تمہارے مسلمانوں سے دیر سے تعلقات چلے آ رہے ہیں کبھی تم نے ان کے دین پر بھی غور کیا؟ وہ کہنے لگا سب مذاہب اچھی باتیں کہتے ہیں۔

ہمارا مذہب بھی اچھا ہے

اور آپ کا مذہب بھی اچھا ہے۔ میں نے کہا اگر سب میں ایک جیسی اچھی باتیں ہیں تو پھر تم مسلمانوں کے ساتھ مل کیوں نہیں جاتے آخر کوئی نہ کوئی فرق ہی ہے جس کی وجہ سے تم ہندو ہو اور ہم مسلمان ہیں۔ اگر ان دونوں مذاہب میں ایک جیسی باتیں پائی جاتی ہیں تو یا تو تم مسلمان بن جاتے یا ہم ہندو بن جاتے بہرحال کوئی نہ کوئی فرق ضرور تسلیم کرنا پڑیگا جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اپنا علیحدہ وجود قائم رکھنا چاہیئے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ کبھی تم نے

نماز اور دیگر عبادات

کا اپنے مذہب کی عبادات سے مقابلہ کیا اور یہ دیکھا کہ ان میں سے کونسی عبادت زیادہ بہتر ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے میں نے اس سے پوچھا کہ فرمایئے آپ شادی شدہ ہیں اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بچے بھی ہیں اس نے جواب دیا کہ بچے بھی ہیں۔ میں نے کہا تم نے کبھی بیوی بچوں کو پیار بھی کیا ہے اس نے کہا کیوں نہیں کیا۔ میں نے کہا اصل پیار تو دل کا ہوتا ہے پھر آپ ظاہر میں پیار کیوں کرتے ہیں اسی لئے کہ آپ سمجھتے ہیں اس پیار کی کوئی ظاہری علامت بھی ہونی چاہیئے۔ اگر بیوی سے پیار کرنے کے لئے آپ دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بچوں سے پیار کرنے کے لئے صرف دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں بوسہ بھی دیتے ہیں تو خدا کے پیار کے معاملہ میں یہ آپ کیوں کہتے ہیں کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری عبادت کی ضرورت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ظاہر اور باطن دونوں چیزیں ضروری ہیں دونوں مل کر انسان

کو کامل بناتی ہیں۔ اگر یہ دونوں چیزیں ملائی نہ جائیں تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر اچھی سے اچھی چیز آپ لوگ ایسے برتن میں لیں گے جو غلیظ ہوگا تو وہ چیز بھی غلیظ ہو جائے گی اور اگر بغیر برتن کے اس چیز کو لے لیں گے تو وہ صرف گر جائے گی۔ گویا برتن کی بھی ضرورت ہے اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ برتن اچھا ہو اسی طرح نماز و روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور دوسری عبادتوں کا حال ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ادھر یہ فرمایا ہے کہ قربانی کرو مگر ادھر یہ بھی فرما دیا ہے کہ تم یہ مت سمجھو کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو پہنچتا ہے خدا کو صرف دل کا اخلاص پہنچتا ہے مگر باوجود اس کے کہ

قربانی کا گوشت اور خون

خدا تعالےٰ تک نہیں پہنچتا خدا تعالےٰ نے یہ نہیں کہا کہ قربانی نہ کرو بلکہ کہا ہے کہ قربانی تو کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کرو کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت

اپنے محبوب کی بات

پوری کرنے کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو خدا تعالےٰ نے مقرر فرمائے ہیں قربانی کر رہا ہوں مثلاً وہ غریب آدمی جو فاقے کرتا ہے یا وہ غریب آدمی جو ہمیشہ دال روٹی کھاتا ہے اس ذریعہ سے اسے بھی گوشت مل جاتا ہے گویا دل بھی صاف ہوتا ہے۔ ہمسایوں اور غرباء کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا حکم بھی پورا ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو سچا مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو حکومت سے تعلق رکھنے والے اسلامی احکام کی طرف بھی ذمہ دار لیڈروں کو فوراً توجہ پیدا ہو جائے گی اور وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ اسلامی آئین نافذ کریں۔

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

زندگی کی علامت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں۔۔۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ۔۔۔ یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

ؐ میں سے اسلام سے زیادہ اسے کوئی چیز محبوب نہیں۔

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

انفاق فی سبیل اللہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا"۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ الخ صفحہ ۱۹۴)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔

عَنْ خُرَیْمِ ابْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ"۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ صفحہ ۱۹۶)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ: یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَآءَ مَنْ لَّا یَخْشَی الْفَقْرَ، وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یَلْبَثُ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی یَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا"۔

(مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قط فقال لا۔ صفحہ ۶۹ ج ۲)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دے کر مانگا جاتا تو آپؐ حسبِ استطاعت ضرور دیتے۔ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا لوگو اسلام قبول کر لو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا کی خاطر اسلام قبول کر لیتا تو کچھ مدت کے بعد وہ محسوس کرنے لگتا کہ دنیا و ما فیہا

(قسط ۲)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا

سیّد الانبیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت سے معمور فارسی کلام

(مکرم مولوی نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہ مربی سلسلہ مقیم نواب شاہ)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۴۹ ہش)

۴۔ آپؑ کے کمالات اور عظیم الشان قوتِ قدسیہ کا ذکر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہادیٔ برحق صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور عظیم الشان قوتِ قدسیہ کا ذکر نہایت دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے جس کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ ؎

۱۔ کرد ثابت بر جہاں عجز بتاں ✣ وانمودہ زورِ آں یک قادرے
۲۔ تا نماند بے خبر از زورِ حق ✣ بُت ستاؤ بُت پرست و بُت گرے
۳۔ یک نظر بہتر ز عُمرِ جاوداں ✣ گر فتد کس را براں خوش پیکرے
۴۔ ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال ✣ لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(براہینِ احمدیہ)

۵۔ آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں ✣ صد دلیل و حجتِ روشن عیاں
۶۔ از کمالِ حکمت و تکمیلِ دیں ✣ پا نہد بر اوّلین و آخریں
۷۔ منطق او از معارف پر بود ✣ ہر بیانِ او سراسر دُر بود

(براہینِ احمدیہ)

۸۔ ہست اُو خیر الرسل خیر الانام ✣ ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراجِ منیر)

ترجمہ:۔

۱۔ تمام دنیا کے لوگوں پر اس نے بُتوں کا عاجز ہونا ثابت کر دیا ہے اور خدائے قادر کا زور اس نے کھول کر دکھا دیا ہے۔
۲۔ تاکہ کوئی بُتوں کی تعریف اور پرستش کرنے والا اور اللہ تعالےٰ کی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔
۳۔ اس حسین کو ایک دفعہ دیکھ لینا ہمیشہ کی زندگی سے بہتر ہے۔
۴۔ اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر کے دَور کا اختتام ہو گیا۔
۵۔ آپؑ کی سچائی اور آپؑ کے کمال پر دنیا میں صدہا دلائل اور ثبوت موجود ہیں۔
۶۔ حکمت کے کمال اور دین کی تکمیل کی رُو سے تمام اوّلین و آخرین اس کے قدم کے نیچے ہیں۔
۷۔ اس کا کلام حقائق و معارف سے بھرا ہوا ہوتا ہے اس کا ہر ایک بیان سراسر موتیوں کی لڑی ہوتا ہے۔
۸۔ آپؑ تمام رسولوں اور تمام خلقت سے بہتر ہیں نبوت کا ہر ایک شعبہ آپؑ پر ختم ہے۔

پھر آپؑ کی عظیم الشان قوتِ قدسیہ کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔ ؎

۱۔ تہی بود از راستی ہر دیار ✣ بکردار آں شب کہ تاریک و تار
۲۔ خدا ایش فرستادہ و حق گستریدہ ✣ زمیں را بداں مقدمے جاں و میدہ

(براہینِ احمدیہ)

۳۔ آنکہ مہرش مے رساند تا سما ✣ می کند چوں ماہ تاباں در صفا
۴۔ در شبے پیدا شود روزش کند ✣ در خزاں آید دل افروزش کند
۵۔ تابعش چوں انبیاء گردد ز نور ✣ نورش افتد بر ہمہ نزدیک و دور

(براہینِ احمدیہ)

۶۔ تابعش بحرِ معانی مے شود ✣ از زمینی آسمانی مے شود
۷۔ ہر کہ در راہِ محمدؐ زد قدم ✣ انبیاء را شد مثیل آں محترم
۸۔ صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن ✣ واں مسیحے ناصری شد از دمِ اُو بیشمار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ترجمہ:۔

۱۔ ہر ایک ملک سچائی سے خالی تھا اور اس رات کی طرح تھا جو بالکل تاریک ہو۔
۲۔ خدا تعالےٰ نے اس کو بھیجا اور سچائی کو پھیلایا۔ اس مجسم راستی کی آمد سے مُردہ زمین میں جان آ گئی۔
۳۔ آپؑ کی محبت آسمان پر پہنچا دیتی ہے اور صدق و صفا میں چمکنے والے چاند کی طرح بنا دیتی ہے۔
۴۔ جب آپؑ رات کے وقت (یعنی تاریکی کے زمانہ میں) اپنا چہرہ دکھائیں تو اسے دن بنا دیتے ہیں۔
۵۔ آپؑ کی اتباع کرنے والا منور ہو کر انبیاء کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کا نور نزدیک والوں اور دُور والوں سب کو روشن کرتا ہے۔
۶۔ آپؑ کا متبع باطنی علوم کا سمندر بن جاتا ہے اور زمینی ہونے کی حالت سے نکل کر آسمانی بن جاتا ہے۔
۷۔ جس نے محمدؐ کی راہ میں قدم مارا وہ واجب الاحترام شخص نبیوں کا مثیل بن گیا۔
۸۔ میں لاکھوں یوسف اس کے کنوئیں کے گڑھے میں دیکھ رہا ہوں اور لاکھوں شخص آپؑ کی پھونک سے مسیح ناصری بن گئے ہیں۔

۵۔ آپؑ کا عالمگیر فیضان، شفقت و برکاتِ محبت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے سب اقوامِ عالم متمتع ہوئیں اور یہ عظیم فیضان تا قیامت جاری رہے گا۔ آپؑ بنی نوع انسان کے لئے ایک شفیق وجود ہیں اسی فیضان و شفقت اور برکاتِ محبت کا تذکرہ حضور علیہ السلام کے فارسی کلام میں بکثرت موجود ہے۔ ؎

۱۔ آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار ✣ آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
۲۔ آں رحیم و رُحمِ حق را آیتے ✣ آں کریم و جودِ حق را مظہرے
۳۔ آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است ✣ صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
۴۔ آں مبارک پے کہ آمد ذاتِ او ✣ رحمتے زاں ذاتِ عالم پرورے
۵۔ خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ ✣ پادشاہ و بے کساں را چاکرے
۶۔ آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید ✣ کس ندیدہ در جہاں از مادرے
۷۔ روشنی از وے بہر قومے رسید ✣ نور او رخشید بر ہر کشورے
۸۔ آیتِ رحماں برائے ہر بصیر ✣ حجّتِ حق بہر ہر دیدہ ورے
۹۔ ناتواں را ابرِ رحمت دستگیر ✣ خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے

(براہینِ احمدیہ)

۱۰۔ جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش
جاں نثارِ خستہ جاناں بیدلاں را غمگسار
۱۱۔ اندر آں وقتے کہ دُنیا پُر ز کفر و شرک بُود
ہیچ کس را خوں نہ شد دل خبر دلِ آں شہریار
۱۲۔ ہیچ کس از خُبثِ شرک و رجسِ بُت آگہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمد را کہ بود از عشقِ زار
۱۳۔ کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسمِ خویش میلش نے بنفسِ خویش کار
۱۴۔ نعرہ ہا پُر دردمے زد از پئے خلقِ خدا
شد تضرع کار او پیشِ خدا لیل و نہار
۱۵۔ سخت شورے بر فلک اُفتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار
۱۶۔ آخر از عجز و مناجات و تضرع کم دلش
شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

۱۔ وہ ذات جو سخاوت کرنے میں ابرِ بہار کا بادل ہے اور فیض و عطا کے آفتاب و ماہتاب کا مشرق ہے۔
۲۔ جو رحیم ہے اور خدا تعالےٰ کی رحمت کا نشان ہے جو کریم ہے اور خدا تعالےٰ کی بخشش اس کے وجود میں ظاہر ہوئی ہے۔

(۳) وہ دلِ روشن جس نے بے شمار ایسے دلوں کو جو سیاہ تھے ستارہ کی طرح روشن کر دیا۔

(۴) وہ مبارک قدم جس کا وجود رب العالمین کی طرف سے مجسّم رحمت بن کر آیا ہے۔

(۵) آقا ہو کر عاجزوں کی سی غلامی اختیار کرنے والا اور بادشاہ ہو کر بے کسوں کا خادم۔

(۶) جو شفقت اور محبت خلقِ خدا نے اس سے دیکھی ہے دنیا میں کسی نے اپنی ماں کی طرف سے بھی نہیں دیکھی۔

(۷) اس کی روشنی ہر ایک قوم کو پہنچی ہے اور اس کا نور ہر ایک ملک پر چمکا ہے۔

(۸) وہ ہر ایک بینا کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے اور ہر ایک دیکھنے والے کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کی حجت ہے۔

(۹) کمزوروں پر رحم کر کے ان کا ہاتھ پکڑنے والا اور شکستہ دلوں کی شفقت سے غمخواری کرنے والا ہے۔

---

(۱۰) خدا کی مخلوق کے لئے اپنی جان دینا اس کی فطرت میں تھا۔ وہ شکستہ دلوں پر اپنی جان قربان کرنے والا اور بے دلوں کا غمخوار تھا۔

(۱۱) اس وقت جبکہ دنیا شرک اور کفر سے بھری ہوئی تھی اس سرورِ عالمؐ کے دل کے سوا اور کسی کا دل رنج اور غم سے پگھل کر خون نہ ہوا۔

(۱۲) کوئی شخص بھی شرک کی ناپاکی اور بُت پرستی کی پلیدی سے واقف نہ ہوا۔ اس بات کا صرف احمدؐ کو پتہ لگا جو عشق سے نڈھال تھا۔

(۱۳) غمِ مخلوق کا کشتہ ملک پر خدا اور خلقِ خدا پر قربان۔ نہ اُسے اپنے جسم کا خیال تھا نہ اپنی جان کی پرواہ تھی۔

(۱۴) خدا کی مخلوق کے لئے درد بھرے نعرے مارتا تھا۔ خدا کے آگے رات دن گڑگڑانا اس کا کام تھا۔

(۱۵) اس عاجزی اور دعاؤں سے آسمان پر سخت شور پڑ گیا۔ اس کے غم سے فرشتے بھی رونے لگے۔

(۱۶) آخر کار اس کی عاجزی اور آہ وزاری اور دعاؤں سے خدا تعالیٰ اپنی مہربانی کی نگاہ تاریک دنیا پر ڈالی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور برکاتِ محبت کی وسعت یوں بیان کی ؎

(۱) ہر کہ مہرش در دل و جانش فتد ÷ ناگہاں جانے در ایمانش فتد
(ضیاء الحق)

---

(۲) ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ÷ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

(۳) آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ÷ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

(۴) ما ازو یابیم ہر نور و کمال ÷ وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
(ضمیمہ سراج منیر)

---

(۵) عارفاں را منتہائے معرفت علمِ رُخت ÷ صادقاں را منتہائے صدق بر عشقت قرار

(۶) بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمے یابد کسے ÷ گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہدِ بے شمار

(۷) تکیہ بر اعمالِ خود بے عشق رویت ابلہے است ÷ غافل از رویت نہ بیند روئے نیکی زینہار

(۸) در دمے حاصل شود نورے ز عشقِ روئے تو ÷ کاں نباشد سالکاں را حاصل اندر روزگار
(آئینہ کمالاتِ اسلام)

---

(۹) اتباعش دل فروز و جاں دہد ÷ جلوۂ از طاقتِ یزداں دہد

(۱۰) اتباعش سینۂ نورانی کند ÷ باخبر از یارِ پنہانی کند
(براہین احمدیہ)

---

(۱۱) دیدہ ام کو ہست نورِ دیدہا ÷ در اثر مہرش چو مہرِ انورے

(۱۲) آفتابِ ہر زمین و ہر زماں ÷ رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے
(براہین احمدیہ)

ترجمہ:-

(۱) جس کے جان و دل میں آپؐ کی محبت داخل ہو جائے فوراً اس کے ایمان میں جان پڑ جاتی ہے۔

(۲) فیضانِ الٰہی کا ہر ایک پانی ہم آپؐ کے طفیل پیتے ہیں۔ جو بھی سیراب ہوا ہے آپؐ ہی سے ہوا ہے۔

(۳) جو بھی ہمیں وحی یا اشارہ ہوتا ہے وہ براہِ راست نہیں بلکہ آپ ہی کے فیضان سے ہوتا ہے۔

(۴) ہر ایک نور اور کمال ہم آپؐ ہی سے پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا وصل بغیر آپؐ کے ناممکن ہے۔

(۵) عارفوں کی معرفت کا انتہا تیرے حُسن کا علم ہے اور سچوں کی سچائی کا کمال تیرے عشق پر استقامت ہے۔

(۶) معرفت کی دولت تیرے بغیر کوئی بھی نہیں پاتا خواہ کتنی بھی محنت اور کوشش کرے۔

(۷) تیرے عشق کے بغیر اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بے وقوفی ہے۔ جو تجھ سے غافل ہے وہ نیکی کا مُنہ ہرگز نہیں دیکھے گا۔

(۸) تیرا عاشق ہوتے ہی ایسا نور حاصل ہوتا ہے جو سالکوں کو اپنے طور پر ساری عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

(۹) آپؐ کی اتباع دل کو روشن کرتی ہے اور مُردوں میں جان ڈالتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طاقت کا ایک جلوہ دکھاتی ہے۔

(۱۰) اس (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع سینہ کو منوّر کرتی ہے اور اس دارالانوار ہستی تک پہنچنے کی راہیں بتا دیتی ہے۔

(۱۱) مَیں نے دیکھ لیا ہے کہ وہی آنکھوں کا نور ہے۔ اس کی محبت تاثیر کے لحاظ سے آفتاب کی طرح ہے۔

(۱۲) وہ ہر ایک ملک اور ہر زمانہ کا سورج ہے اور ہر ایک کالے اور سرخ و سفید کا راہنما اور ہادی ہے۔

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام اپنے مقتدا و پیشوا سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت اور والہانہ عشق سے معمور ہے۔ آپؑ کا دل اپنے آقا کی محبت سے لبریز نظر آتا ہے اور آپؑ کے ذہن اور رگ و ریشہ میں عشقِ رسولؐ سرایت کئے ہوئے ہے۔ بلکہ آپؑ تو محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دوسروں پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ بطور نمونہ کچھ کلام درج کیا جاتا ہے ؎

(۱) از شرابِ شوقِ جاناں بے خودے
در سرش بر خاک بنہادہ سرے

(۲) منکہ از حُسنش ہمی دارم خبر
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

(۳) یاد آں صورت مرا از خود برد
ہر زماں مستم کند از ساغرے

(۴) بے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر می داشتم بال و پرے

(۵) لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا
من سرے دارم بآں روئے سرے

(۶) خوبیٔ او دامنِ دل مے کشد
ہُو کشانم مے برد زور آورے

(۷) دیدہ ام کو ہست نورِ دیدہا
در اثر مہرش چو مہرِ انورے (براہین احمدیہ)

ترجمہ:-

(۱) اپنے محبوب کی محبت کے نشہ میں اپنے آپ سے بے خبر ہوں اور اس کی یاد میں سربسجود ہوں۔

(۲) چونکہ مجھے اس کے حسن کا علم ہے اسلئے جہاں دوسروں نے اپنا صرف دل دیا ہے وہاں اس پر مَیں اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں۔

(۳) اس کی صورت کی یاد مجھے بے خود کر رہی ہے جو مجھے ہر وقت محبت کی شراب سے مست رکھتی ہے۔

(۴) اگر میرے پَر ہوتے تو مَیں اُڑ کر اُس کی گلی میں پہنچتا۔

(۵) لالہ و ریحان کے پھول میرے کس کام میرا تصوّر تو اسی چہرے اور سر کی طرف لگا رہتا ہے۔

(۶) اس کی خوبی میرے دل کے دامن کو کھینچ رہی ہے اور ایک زوردار چیز مجھے گھسیٹے لئے جا رہی ہے۔

(۷) مَیں نے دیکھ لیا ہے کہ وہی آنکھوں کا نور ہے۔ اسکی محبت تاثیر کے لحاظ سے آفتاب کی طرح ہے ÷

(باقی)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت و عقیدت کا اظہار اور حضور کے دعوے کی تصدیق

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

(۱)

ہر سال حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک خاص جشن منایا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی جشن حسب معمول ہوا۔ پاکستانی پریس میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت۔ مناقب اور مکارم پر اہل قلم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان کی سیرت اور اخلاق کے مطالعہ سے ہر شخص متاثر ہوتا ہے۔ آپ صوفی مشرب اور اپنے زمانہ کے بلاشبہ ولی اللہ اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کی روحانیت تقویٰ اور اخلاق حمیدہ کا خاص اثر تھا۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ تفسیر قرآن مجید حدیث فقہ اور تصوف کا آپ کو غیر معمولی علم دیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپکو ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ بلند پایہ اور قادر الکلام صوفی شاعر تھے۔ آپ کو ملتانی زبان کا خاتم الشعراء تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ کی شاعری فطرتی خصوصیات تصنع اور تکلف سے بے نیاز۔ روحانی سوز و گداز۔ عشق الٰہی اور تعلق باللہ کی حامل اور مظہر تھی۔ جب آپ کے اشعار پڑھے یا سنے جاتے ہیں تو انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آپ کا منظوم کلام آپ کے عشاق کو ہے۔ آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کا سلسلہ پاکستان میں بالعموم پھیلا ہوا ہے۔ اور ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اور سابق ریاست بہاولپور میں بالعموم آپ کے مرید بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ریاست بہاولپور کے نواب بھی آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔ آپ جود و سخا میں ایک مثالی شخصیت تھے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ساٹھ لاکھ روپیہ کے قریب صدقہ و خیرات کیا ہے۔ آپ نے چودہ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(۲)

اللہ عزّ جل کے ارشاد سے جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو ارشاد ربانی سے آپ نے اپنی مشہور کتاب "انجام آتھم" میں مختلف مشاہیر علماء اور صوفیاء کو دعوت مباہلہ دی اور یہ دعوت مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اسّی علماء اور اڑتالیس صوفیاء کو بذریعہ رجسٹری ارسال کی گئی تھی اور مذہبی حلقوں میں اس دعوت مباہلہ کا بڑا چرچا تھا۔

(۳)

جن اولیاء اور سجادہ نشینوں کو دعوت مباہلہ ارسال کی گئی تھی۔ ان میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ بھی شامل تھے۔ جونہی حضرت خواجہ صاحب موصوف کو یہ دعوت مباہلہ موصول ہوئی۔ آپ نے عربی زبان میں مندرجہ ذیل خط حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال فرمایا۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے دروازے کے فقیر غلام فرید سجادہ نشین کی طرف سے حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو رب الارباب ہے اور اس رسول مقبول پر درود جو یوم الحساب کا شفیع ہے اور اس کی آل اور اصحاب پر اور آپ پر سلام ہو اور ہر ایک جو راہ صواب میں کوشش کرنے والا ہو۔

اما بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب (انجام آتھم) پہنچی جس میں مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے اور اس کا جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا۔ تاہم میں نے اس کتاب کے ایک جزو کو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھا ہے۔ سوائے ہر ایک سے حبیب تر! آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتداء ہی سے آپ کی تعظیم کرنا ہے تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا فرمائیں اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا اور ہر اس شخص پر سلام ہو جو نیک راہ پر چلا۔ فقط

۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ از مقام چاچڑاں

(تنبیہ)

مندرجہ بالا خط کا ایک ایک لفظ اور انداز بیان والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کر رہا ہے جو حضرت خواجہ صاحب کو امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ تھی آپ کے اس مکتوب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ صفحہ ۳۹ پر شائع فرما دیا۔ تو اس پر شیخ المحدث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بنفس نفیس حضرت خواجہ صاحب کے پاس چاچڑاں شریف پہنچ گئے (مفصل روئداد دیکھیں رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۸ ص۱۱) اسی طرح مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری بھی چاچڑاں شریف پہنچے۔ مولوی عبد الحق غزنوی و مولوی عبد الجبار صاحب نے بھی حضرت خواجہ صاحبؒ کو مکتوب تحریر کئے کہ آپ نے مرزا صاحبؑ کو اپنے عربی خط میں "من عباد اللہ الصالحین" کیوں لکھا ہے۔ آپ کو بھی دوسرے علماء کی طرح مرزا صاحب کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا چاہیئے (مفصل دیکھیں اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۹) لیکن باوجود علماء کے اس احتجاج اور جد و جہد کے حضرت خواجہ صاحبؒ نے ان علماء مشائخ کی طرف بالکل توجہ نہ کی اور ان کے فتویٰ کفر کو رد کر دیا۔

(۴)

حضرت خواجہ صاحب کے اس خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو جواب ارسال فرمایا اس میں حضور نے تحریر فرمایا جس کی ابتداء یوں ہے

ترجمہ:۔ اے نیک بندے آپکا مکتوب مجھے موصول ہوا آپ کا مکتوب محبت اور اخلاص کے عطر سے معطر ہے جو محبت اور الفت کے پورے سے لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دیوے اور ہر قسم کے مصائب سے محفوظ رکھے۔ اس مکتوب کے بعد حضرت خواجہ صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان کئی خطوط تحریر کئے گئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے وہ مضمون جو "جلسہ مذاہب اعظم لاہور" میں پڑھا گیا تھا اس کے مطالعہ کی خواہش فرمائی اور جب حضرت اقدس کی طرف سے آپ کی خدمت میں یہ مضمون ارسال کیا گیا تو آپ نے انتہائی شوق و توجہ سے اس کا مطالعہ فرمایا۔

(دیکھیں مفصل اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۹۱)

حضرت خواجہ صاحب نے ایک خط جس کی تاریخ ۴ شوال ۱۳۱۴ھ ہے اسمیں فرماتے ہیں:

"فقیر را مستحضر حالات مسرت سمات دانستہ بارسال فضائل رسائل و ارقام کرائم رقائم مبتہج میفرمودہ باشند"

یعنی "فقیر کو مسرت بخش حالات کی آگاہی کا طالب سمجھ کر اپنے اعلیٰ رسائل بھیجکر اور بلند پایہ مکاتیب تحریر فرما کر مسرور فرماتے رہا کریں"

اشارات فریدی میں مذکور ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی خط حضرت خواجہ کو موصول ہوا۔ تو آپ نے تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مرزا صاحب مردے نیک و صادق است
و نزد من کتابی از ملہمات خود فرستادہ است کمال او
از آں کتاب ظاہر است . . . . . وے مرد
صادق است مفتری و کاذب نیست ایں
معاملہ جعلی و خود ساختہ نیست ۔"

یعنی مرزا صاحب نیک اور صادق مرد ہیں اور انہوں نے مجھے اپنے الہامات کی ایک کتاب ارسال کی ہے ان کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے . . . . . آپ مرد صادق ہیں مفتری و کاذب نہیں ہیں ۔ ان کا دعوے جعلی اور خود ساختہ نہیں ہے ۔

الغرض حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق فرمائی اور اپنے خطوط میں حضور کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کیا ۔

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گذشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے ۔ اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ ر اگست ۱۹۷۰ء سے شروع ہو رہا ہے ۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے ۔ کورس چار سالہ ہے ۔ معیار داخلہ میٹرک ہے ۔ قابل اساتذہ ۔ بہترین ماحول اور تعلیم ۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے ۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی ہیں ۔

طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے ۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ۔ ربوہ

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کروائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات یاد کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں . . . . . والدین اور عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰/۷/۱۴ بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی ۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں

کم از کم معیار بھرتی

قد : ۵ فٹ ۶ انچ
وزن : ۱۱۳ پونڈ
چھاتی : ۳۲ - ۳۰ انچ
تعلیم : پانچ جماعت
عمر : ۱۷ سال سے ۲۰ سال

ربوہ سے لاہور کیلئے وقت کی پابند عوام کی پسند عوامی سروس

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ربوہ سے لاہور	۶ صبح	۷	۹-۱۵	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۲-۴۵	۲-۱۵	۳-۴۵	۵-۴۵ شام
لاہور سے ربوہ	۵-۲۰	۷-۴۰	۱۱-۲۰	۱۱-۴۰	۲-۲۰	۳-۳۰	۵-۲۰	۶	۱۰-۴۰ رات (ایکسپریس ٹائم)

ہمیشہ عوامی ٹرانسپورٹ کی نئی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے ۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار سٹاف موجود ہے

مینیجر محمد علی ظفر ربوہ

عشرہ اطفال الاحمدیہ کے نتیجہ کا اعلان

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ تمام مجالس اطفال یکم اپریل سے ۱۰ ر اپریل سنہ ۷۰ء تک عشرہ اطفال کا اہتمام کریں ۔ جن مجالس نے اس عشرہ کا اہتمام کیا اور اپنی رپورٹ مرکز میں ارسال کی ان کی کارگذاری کا خلاصہ رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ میں شائع کر دیا گیا ۔ کارگذاری کا جائزہ لینے کے بعد حسب ذیل نتیجہ قرار پایا ہے ۔

اوّل :- مجلس ڈرگ روڈ
سوم :- مجلس خوشاب
دوم :- مجلس سرگودھا
چہارم :- مجلس جامکے چیمہ
پنجم :- مجالس کراچی و دبوکا

اللہ تعالےٰ یہ اعزازات سب مجالس کے جملہ عہدیداران کے لئے مبارک کرے اور مزید خدمات جلیلہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ان سب مجالس کو انشاء اللہ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعامات دئے جائیں گے ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کے سوانح حیات

اخویم محترم حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کی وفات پر احباب اور بہنیں کثرت سے تعزیت کے لئے تشریف لا رہے ہیں ۔ اکثر احباب نے نہایت ایمان افروز واقعات ان کی زندگی سے متعلق بیان کئے ہیں ۔ ان کی سلسلہ کے ساتھ محبت ۔ عبادت گذاری ۔ خدمت خلق کا جذبہ غریبوں اور بے کس لوگوں سے ہمدردی اور ان کی امداد درویشان قادیان سے محبت اور اخلاص ۔ غرض ہر قسم کے واقعات ہیں ۔ میں ان کا ممنون ہوں گا ۔ اگر دوست حضرت بھائی صاحب رضی اللہ عنہ سے متعلق واقعات لکھ مجھے بھجوا دیں ۔ تاکہ ان کے سوانح حیات یکجائی صورت میں شائع ہو سکیں ۔ جو انشاء اللہ نوجوانوں کے لئے قابل نمونہ ہوں گے ۔ ان کے کچھ حالات ان کے بڑے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا کے پاس بھی ہیں ۔ دوستوں کی طرف سے موصول ہونے والے واقعات کو بھی ان میں شامل کیا جا سکے گا ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ظہور احمد ناظر دیوان ۔ ربوہ)

سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مرکزی سالانہ امتحان ۱۴ ر اگست سنہ ۷۰ء کو منعقد ہوں گے ۔ قائدین مجالس خدام کو ان امتحانات کے لئے تیار کریں ۔

امسال سوالیہ پرچے صرف اس مجلس کو بھجوائے جائیں گے جو مرکز کو مطالبہ بھیجے گی کہ فلاں فلاں امتحان کے اتنے پرچے مطلوب ہیں ۔ یہ مطالبے ۱۴ ر جولائی تک مرکز میں آنے چاہئیں ۔ (مہتمم تعلیم)

باجوہ پلاسٹک ورکس
شالامار ٹاؤن لاہور
مینوفیکچرز پلاسٹک
اینڈ آپٹیکل گڈز

عباسیہ کارپوریشن سرگودھا کا ٹائم ٹیبل

ہمارا نصب العین وقت کی پابندی اور سلامتی مقدم ہے
یہاں سروس آرام دہ اور با اخلاق عملہ کی ذمہ دار ہے

سیالکوٹ سے سرگودھا		سرگودھا سے سیالکوٹ	
پہلا ٹائم :-	۷ بجے صبح	پہلا ٹائم :-	۵-۳۰ صبح
دوسرا " :-	۸ بجے صبح	دوسرا " :-	۷-۰۰ "
تیسرا " :-	۱۲ بجے دوپہر	تیسرا " :-	۸-۰۰ "
چوتھا " :-	۲ بجے بعد دوپہر	چوتھا " :-	۹-۳۰ "
پانچواں " :-	۲½ " "	پانچواں " :-	۲ بعد دوپہر
چھٹا " :-	۴ " "	چھٹا " :-	۳ بعد دوپہر

نوٹ :- ایک ٹائم صبح ۱۵-۱۰ بجے تمام سرگودھا سے برائے گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے پونے ایک بجے بعد دوپہر سرگودھا کیلئے بھی چل رہا ہے ۔ (مینیجنگ ڈائریکٹر)

ماہ احسان (جون) میں واقفین عارضی کی ضلعوار تعداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف عارضی کے پنجسالہ دور کے سال دوم کے دوسرے ماہ احسان (جون) میں جن احباب وخواتین نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ اُن کی ضلعوار تعداد شائع کی جاتی ہے۔ امراء ضلع و مربیان سلسلہ اپنے اپنے اضلاع سے واقفین کی تعداد کو ملاحظہ فرما کر کوشش فرمائیں کہ مرسمی تعطیلات میں طلباء وطالبات خاص طور پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں حضور کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضور کی دعاؤں کو حاصل کریں۔ اس سال کے لئے کم از کم سات ہزار واقفین کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء اضلاع اور مربیان سلسلہ اپنی مساعی کو تیز کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد واقفین	تعداد واقفات
۱	ملتان	۷	-
۲	ربوہ	۹۴	۶
۳	گوجرانوالہ	۲۱	۱
۴	سرگودھا	۱۹	۲۸
۵	شیخوپورہ	۵	۳
۶	ڈیرہ غازی خاں	۱۱	۹
۷	بہاولنگر	۲	-
۸	لائل پور	۱۵	۲۷
۹	ساہیوال	۲	-
۱۰	جھنگ	۶	۵
۱۱	پشاور	۱۶	۴
۱۲	افریقہ (تنزانیہ)	۱	-
۱۳	حیدرآباد	۳	-
۱۴	سیالکوٹ	۲	-
۱۵	کراچی	۲	۱
۱۶	راولپنڈی	۸	۱۲
۱۷	لاہور	۳۳	۲
۱۸	نوابشاہ سندھ	۱	-
۱۹	تھرپارکر	۲	۱
۲۰	ٹھٹھہ	۱	-
۲۱	آزاد کشمیر	۳	۲
۲۲	گجرات	۱۶	۷
۲۳	کوئٹہ	۲	۱
۲۴	میرپورخاص	۲	-
۲۵	برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان	۲	-
	میزان	۲۷۶	۱۰۹ کل میزان ۳۸۵

رپورٹ ہفتہ تعلیم جلد بھجوائیں

قائدین مجالس ہفتہ تعلیم کی کارگذاری کی رپورٹ براہ کرم جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالانہ امتحانات امسال ۱۵ اگست کو منعقد ہوں گے (انشاء اللہ) مجالس کی سہولت کے لئے امتحانات کے لئے سیٹ کتب درج ذیل رعائتی قیمتوں پر مل سکتے ہیں۔

(۱) مبتدی	۸۳ - ۱ روپے	(۲)	منتقدم	۹۴ - ۲ روپے
(۳) مقتصد	۵۴ - ۷ "	(۴)	سابق	۱۷ - ۱۱ "
۵ فائق	۶۹ - ۹ "	۶	فائز	۲۹ - ۱۱ "

سیٹ کے علاوہ الگ الگ کتب بھی منگوائی جا سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں زاد بھائی عزیزم مکرم منیر الدین احمد صاحب ابن ڈاکٹر احمد الدین صاحب آف ساکہ یوگنڈا۔ بعمر ۲۰ سال بعارضہ یرقان و بخار دس روز بیمار رہ کر مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۰ء بوقت ۵ بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی روز قبل از نماز مغرب مرحوم کی خالہ استانی رحمۃ اللہ صاحبہ ریحانہ کے کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ لایا گیا اور نماز مغرب کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے دعا کرائی۔ عزیزم منیر الدین احمد گذشتہ سال اگست میں مشرقی افریقہ سے حصول تعلیم کے لئے پہلی بار لاہور (پاکستان) آئے تھے۔ ۲۰ جون کو جھنگ اپنی ایک بہن سے جو وہاں مقیم ہے ملنے گئے اور کہنے لگے "پاکستان کی گرمی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ واپسی ٹکٹ کے لئے لکھا ہے۔ اگر مر جاؤں تو جنازہ ربوہ لے جا کر دفن کرنا" اس کے بعد حالت دن بدن خراب ہونے لگی اور ۲۹/۳ کی درمیانی شب بیہوشی کے عالم میں جھنگ سے میو ہسپتال لاہور لے جایا گیا۔ لیکن نوشتہ تقدیر پورا ہوا۔ مرحوم خاموش طبع اور شریف النفس نوجوان تھے۔ گیارہ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ مرحوم کی وفات والدین سے دوری میں ہوئی جو معمر والدین کے لئے شدید صدمہ کا موجب ہے۔ جبکہ ان کے والد مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب پہلے ہی دل کے مریض ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ اور ہر آن اُن سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد رفیع گجراتی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم جناب خورشید الرب صاحب انسپکٹر بیت المال مقیم کراچی آجکل شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(نذیر احمد سیالکوٹی اکونٹنٹ دفتر سی اے۔ اے ایف لاہور چھاؤنی)

۲۔ مکرم سید عبد الشکور صاحب لیبارٹری اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کئی روز سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل اور عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(منصور احمد بشیر۔ ربوہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی ملک مبارک احمد صاحب کی چھوٹی لڑکی (طلعت ملک) کا اپریشن لندن میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد ملک ۸ ٹمپل روڈ۔ لاہور)

۴۔ عاجز کے لڑکے عزیزم رشید الدین نے تھرڈ ڈویژن بی بی ایس کا امتحان دیا ہے۔ میری بچی عزیزہ عابدہ نے ایف اے کا امتحان دیا ہے ان دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے نیز پیر عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں ان دنوں بیحد کمزور ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صلاح الدین سی ایم ایچ کیمل پور)

احباب کیلئے ضروری اطلاع

اصلی قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب سن رائز آرٹ پرنٹرز لاہور کا مطبوعہ ہے جبکہ جعلی قاعدہ استقلال پریس لاہور کا اصل قاعدہ ہی خریدیں اور نقالوں سے بچیں منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ برادرم قریشی خلیل احمد صاحب صدر حلقہ ماڈل پور کراچی کی اہلیہ صاحبہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ قریباً تین ماہ سے پی اے ایف ہسپتال میں زیر علاج ہیں مکرم بھائی جان گھر میں بیماری و دیگر وجوہ کی بنا پر طویل عرصہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

قریشی فصیح الدین احمد
ناظم آباد کراچی

۲۔ مکرم ملک شادے خاں صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان حال شہر سیالکوٹ بعارضہ بخار ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

جائداد کی خرید و فروخت کیلئے
نظارت امور عامہ کی اجازت سے آپ کی جائداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (منیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان ربوہ**
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف چھ روپے (منیجر)

مرغی خانہ
کھولنے کیلئے متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یکروزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں
ریٹ یکروزہ چوزے ... ۱۵۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیاں ... ۳۰۰ " سینکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ... ۸۰۰ " سینکڑہ
(منیجر)

بواسیر
خونی یا بادی
پائلز کیور کے صرف چار کیپسولز سے ختم
تسلی کیلئے
نمونہ کی ایک خوراک
اور
تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۵۰-
سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔ اپنے شہر کے اچھے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
سٹاکسٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

بچوں کی چونڈی
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا خاص نسخہ
ایک ماہ میں بچہ دوگنا صحت مند نظر آنے لگتا ہے۔
قیمت ایک ماہ ایک روپیہ
ترکیب استعمال اور آزمائش کے لئے فہرست ادویات مفت حاصل کرکے فائدہ اٹھائیں
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پٹرل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیتے کر مشکور فرمائیں۔
لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے
فی تولہ ۲/ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے رعائتی قیمت پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳
پر تشریف لائیں
گھر ملک عبداللطیف مستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ * گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ
سے مل سکتے ہیں۔

تریاق اٹھرا - اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/ **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/ **خورشید لونانی** دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۸

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
محترمہ رضیہ چوہدری صاحبہ دختر چوہدری نور محمد صاحب	مظفر گڑھ	۵۰۰	
" زہرہ چوہدری صاحبہ " " "	"	۵۰۰	
مکرم ملک بشیر الدین صاحب کمشنر انجینٹ	وہاڑی	۵۰۰	
" " صلاح الدین صاحب " "	"	۵۰۰	
" " نصیر احمد صاحب " "	"	۵۰۰	
" چوہدری عبد السلام صاحب سرکلر آفیسر	"	۵۰۰	
" " حفیظ احمد صاحب	"	۵۰۰	
" " جلال الدین صاحب	"	۵۰۰	
محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب	"	۵۰۰	
مکرم چوہدری عتیق الرحمان صاحب باجوہ	"	۵۰۰	
محترمہ لیڈی ڈاکٹر نسرین مظفر صاحبہ	"	۵۰۰	
مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب	دار الرحمت ربوہ	۵۰۰	
" نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی	ملتان	۵۰۰	
" ملک محمد اسلم صاحب۔ ۹۸ شمالی	سرگودہا	۵۰۰	
" عبد الوہاب صاحب اسسٹنٹ الیکشن کمشنر	لاہور	۵۰۰	
" محمد اشرف صاحب باجوہ منجانب والدہ حسین بی بی صاحبہ	چک ۳۳ جنوبی سرگودہا	۵۰۰	
" قریشی غلام احمد صاحب منجانب قریشی محمد شفیع صاحب	دار الصدر ربوہ	۵۰۰	
محترمہ روشن بخت صاحبہ اہلیہ قریشی غلام احمد صاحب	"	۵۰۰	
مکرم عبد اللطیف خان صاحب	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری "	۵۰۰	
" عبد العزیز صاحب کھوکھر	وکالت مال "	۵۰۰	
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹی مع شیخ منور احمد صاحب پسر	دار الرحمت شرقی "	۱۰۰۰	
مکرم رانا مبارک احمد صاحب	بہاولپور	۵۵۵	۱۰۵
" حاجی محمد یعقوب صاحب منجانب میاں الٰہی بخش صاحب صحابی والد خود	سیالکوٹ	۶۰۰	
" " " " " مسماۃ بھاگن بی بی صاحبہ	"	۶۰۰	
" " " " " آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ	"	۶۰۰	
" " " " " محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم برادر اکبر	"	۶۰۰	
" " " " " ڈاکٹر افضل احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۶۰۰	
" سید عبد الستار صاحب	چٹاگانگ	۵۵۱	
محترمہ سنجیدہ ستار صاحبہ و بچگان	"	۵۰۱	
مکرم حکیم خلیل احمد صاحب	خلیل دواخانہ وہاڑی	۵۱۰	
" ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب	لالہ موسیٰ	۵۰۰۰	
" نواب عباس احمد خاں صاحب	ربوہ	۵۰۰۰	
" اقبال احمد صاحب بھٹی	چمبر ضلع حیدر آباد	۵۰۰۰	
" ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	گلبرگ لاہور	۲۰۰۰	
" چوہدری خلیل احمد محمد اسمٰعیل صاحبان فضل عمر ماڈل فارم	"	۲۰۰۰	
" عبد السمیع صاحب	چٹاگانگ	۲۰۰۰	
" شیخ نثار احمد صاحب	لاہور	۲۰۰۰	
" لیفٹیننٹ کرنل ملک اعجاز ربانی صاحب	گجرات	۲۰۰۰	
" مولانا نذیر احمد صاحب مبشر و والد مرحوم مہر غلام حسن صاحب صحابی	ربوہ	۵۰۰	۱۴۵

اجتماع انصار اللہ لائل پور

قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ لائل پور شہر کا اجتماع مورخہ ۱۷ وفا (جولائی) بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ مکرم نائب صدر صاحب کی منظوری سے اس اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل دو تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ متعلقہ مجالس ازراہِ کرم نوٹ فرمالیں۔

۱۔ یہ اجتماع جو ۱۷ وفا بروز جمعہ منعقد ہو رہا تھا اب انشاء اللہ العزیز ایک ہفتہ بعد مورخہ ۲۴ وفا بروز جمعہ احمدیہ مسجد امین پور بازار لائل پور میں منعقد ہوگا۔

۲۔ یہ اجتماع شہر کی بجائے سارے ضلع لائل پور کی مجالس کا مشترکہ اجتماع ہوگا جس میں ضلع کی جملہ مجالس کے زعماء تشریف لائیں گے

باہر سے تشریف لانے والے دوستوں کے کھانے کا انتظام مجلس لائل پور کے ذمہ ہوگا۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب	ملتان	۵۰۰	
" خلیل احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ	لودھراں	۵۰۰	
" چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے، بی ٹی	ربوہ	۵۰۰	
" " عبد المومن خاں صاحب کاٹھ گڑھی	"	۵۰۰	
" ملک عبد الرحیم صاحب نیشنل بنک	"	۵۰۰	۵۰
محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب	"	۵۰۰	
مکرم ٹھیکیدار محمد حسین صاحب مع اہل و عیال	"	۵۰۰	۱۰۰
" " معین الدین صاحب مع اہل و عیال	"	۵۰۰	۱۰۰
" ڈاکٹر عبد السلام صاحب	کھڑیانوالہ	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب	"	۵۰۰	
مکرم ثناء اللہ صاحب شبلی مع اہل و عیال	ربوہ	۵۰۰	
" عطا محمد صاحب معرفت افضل برادرز	"	۵۰۰	
" ملک عبد المجید صاحب	لالہ موسیٰ	۵۰۰	
" ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی	پشاور	۵۰۰	
محترمہ امۃ الحنیف صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت	ربوہ	۵۰۰	
طالبات جامعہ نصرت ایف۔ اے	"	۵۰۰	
" مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی	"	۵۰۰	

درخواستِ دعا

میری اہلیہ کے ماموں مکرم شیخ عبد السلام صاحب (برادر خورد مکرم جناب قیس مینائی صاحب) جگر میں کینسر کی وجہ سے کراچی میں بیمار ہیں۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(بدر سلطان اختر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴